Rigd. No. L. 525

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپیہ
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲/۱ ۲ "

جلد ۳ | ۲۳ صلح ۱۳۲۸ ہش | ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۸ھ | ۲۳ جنوری ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۸

ہر عبدالشکور کنزے کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ

لاہور ۲۲ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج عصر کے بعد اس پارٹی میں شرکت فرمائی۔ جو موسیٰ اینڈ سنز سائیکل ڈیلرز نیلہ گنبد لاہور کی طرف سے ہر عبدالشکور کنزے کے اعزاز میں دی گئی تھی۔

جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کی تعارفی تقریر اور ہر عبدالشکور کنزے کی جوابی تقریر کے بعد حضور ایدہ الودود نے انگریزی زبان میں تقریر فرمائی۔ جسمیں حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم کے اخلاص اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر عبدالشکور کنزے کو اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ایشیائی کانفرنس کا خُفیہ اجلاس

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ آج نئی دہلی میں انڈونیشیا کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایشیائی ممالک کے نمائندوں کے دو خُفیہ اجلاس ہوئے۔ جن میں مسودہ طیار کرنے والی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا گیا کل صبح کھلا اجلاس ہوگا۔

اتحادی مبصرین کی آمد

نئی دہلی ۲۲ جنوری امید ہے۔ اتحادی اقوام کے فوجی مبصرین کی پہلی پارٹی آج نئی دہلی پہنچ جائیگی اور چند دنوں کے بعد دوسری پارٹی بھی پہنچ جائیگی۔ اس کے بعد فوراً وہ جموں اور کشمیر روانہ ہو جائینگی جہاں اقوام متحدہ کے فوجی مشیر لیفٹننٹ جنرل ڈلوائی کے زیر ہدایات کام شروع کر دیگی۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا مسئلہ

لندن ۲۲ جنوری۔ جنوبی افریقہ کی ہندوستانی کانگرس کے نمائندہ ڈاکٹر دادو کے اس ہفتہ براعظم سے واپس آجانے کے ساتھ انڈیا لیگ کی جنوبی افریقہ کے متعلق کمیٹی جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے افریقی باشندوں کے درمیان تعلقات کی پورے طور پر وضاحت کرنے کے لئے جلسے کر کے ایک ملک گیر جدوجہد شروع کرنے کی تجویز رکھتی ہے۔

کپڑا حاصل کرنے کیلئے کوپن جاری کئے جائیں

کراچی ۲۲ جنوری۔ آج کراچی میں کپڑا کانفرنس کے مذاکرات ختم ہو گئے۔ اسمیں فیصلہ کیا گیا کہ فی الحال کپڑے پر سے کنٹرول اٹھایا جائے نیز کپڑے حاصل کرنے کیلئے کوپن جاری کی جائے۔ اور جس پر ہر ڈپو سے کپڑے لئے جا سکیں۔

پیکنگ کمیونسٹوں کے حوالہ کر دیا جائیگا

شنگھائی ۲۲ جنوری۔ نانکنگ سے یہاں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ قوم پرستوں اور کمیونسٹوں کے درمیان صلح کی شرائط پر اتفاق ہو گیا ہے اور اس ہفتہ کے آخر تک انپر عمل درآمد ہونے کا امکان ہے۔ شرائط کی نوعیت ابتک افواہوں اور قیاس آرائیوں سے ظاہر ہوئی ہے لیکن جن اطلاعات کو اہمیت دی گئی ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیکنگ کو صوبہ ہوپی یوان کے شہر کوئی موئی کیساتھ کمیونسٹوں کے حوالہ کر دیا جائیگا۔

ہمیں اپنے ملک کو صنعتی بنانے کا تہیہ کر لینا چاہیئے

پلیننگ کمیشن کے اقتصادی اجلاس میں خان ممدوٹ کی تقریر

لاہور ۲۲ جنوری۔ آج اسمبلی چیمبر میں مغربی پنجاب کے پلیننگ کمیشن کا افتتاح کرتے ہوئے صوبے کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے کہا۔ میں بصد مسرت اس امر کا اظہار کر رہا ہوں کہ مغربی پنجاب کا یہ پلیننگ کمیشن سارے پاکستان بھر میں اپنی نوعیت کا پہلا کمیشن ہے۔ ہم سب کو اس کمیشن کی کامیابی کیلئے اپنے خدا سے صدقِ دل سے التجا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔

آپ نے کہا گذشتہ دسمبر میں صوبے کے سابق وزیر خزانہ میاں ممتاز دولتانہ کی صدارت میں صوبے میں مختلف قسم کی صنعتوں پر غور کرنے کیلئے چند کمیٹیاں مقرر ہوئی تھیں۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے بہت حد تک اپنی اپنی رپورٹیں مکمل کر لی ہیں۔ جو اس کمیشن کے کام میں یقیناً امدادی ثابت ہونگی۔ یہ کمیشن نہ صرف صنعتی سکیموں ہی کے معاملے پر غور کریگا۔ بلکہ اپنی سرگرمیوں کو دیگر معاشی اور سوشل سرگرمیوں تک بھی پھیلائے گا۔ اس امر کا احساس تو اب ہم سب کو ہے کہ ملک کو بڑی تیز رفتاری سے صنعتی بنا دینا چاہیئے عوام کے معیارِ زیست کو بلند کرنے کیلئے اور ملک کے دفاعی نقطہ نظر سے اس اہم فریضے کی طرف اپنی تمام تر توجہات مرکوز کر دینا اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

خان ممدوٹ نے کہا بعض ملکوں میں اور خاصکر رُوس میں تو زندگی کے معمولی معمولی کاموں کے متعلق سکیمیں اور پلان بنائے جا چکے ہیں۔ روس سے ہٹ کر برطانیہ اور ولایات متحدہ امریکہ میں بھی خاص خاص شعبہ ہائے زیست اور امورِ معیشت کیلئے باقاعدہ سوچی سمجھی ہوئی جچی تلی اسکیمیں موجود ہیں۔ بلکہ اب تو بعض غیر ترقی یافتہ اور نیم ترقی یافتہ ممالک نے بھی بچت و کفایت کی سکیمیں بنانا شروع کر دی ہیں موجودہ وقت میں اکّا دُکّا سکیمیں ہمارے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہونگی۔ کیونکہ معاشی بحالی اور قومی تعمیر و استحکام کے مسائل جو ہمیں درپیش ہیں۔ اُن کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہم ہر کام کو ایک باقاعدہ سکیم کے ماتحت شروع کر کے پائداری سے انجام دیں۔

میں نے بعض افراد کو کہتے سُنا ہے کہ سکیمیں پہلے بھی بہت موجود ہیں۔ ہمیں اب اُن پر عمل کی طرف توجہ دینی چاہیئے لیکن میں اسے ایک مختلف زاویے سے دیکھتا ہوں پہلی سکیمیں کچھ بھی ہوں۔ وہ ہمارے موجودہ بدلے ہوئے حالات کے مطابق مفید ثابت نہیں ہو سکتیں دوسرے ہمارا موجودہ اقدام کسی ایک شعبے کے متعلق نہیں بلکہ صوبے کے تمام پہلوؤں۔ معاشی۔ ثقافتی اور سوشل اُمور کے متعلق ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ ایسی وسیع

(باقی صفحہ پر)

دعوتِ عصرانہ

لاہور ۲۲ جنوری۔ آج میاں نصیر الدین ملہی نے چوہدری غلام عباس کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت عصرانہ دی۔ جس میں مغربی پنجاب کی حکومت کے اعلیٰ حکام۔ موقر جرید نگاروں اور عوامی لیڈروں نے شرکت کی۔ حاضرین محفل میں راجہ غضنفر علی خاں امیر حزب اللہ پیر فضل شاہ۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے رئیس سردار ابراہیم۔ میاں محمد ممتاز دولتانہ اور ملک فیروز خاں نُون کی شخصیتیں نمایاں تھیں۔

امریکہ اسرائیل کو ۳۲ کروڑ روپیہ قرض دے گا

واشنگٹن ۲۲ جنوری۔ امریکہ کے درآمد و برآمد کے بینک نے اسرائیل کو ۳۲ کروڑ روپیہ قرض دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ رقم ۱۵ سال کی مدت میں دی جائیگی اور اس پر ۳ فیصدی سود لگے گا۔ (اسٹار)

عربوں کو پاکستان کی دوستی پر فخر ہے (عزام پاشا)

قاہرہ ۲۲ جنوری۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے اسٹار کو بتایا کہ پاکستان اور عربوں کے درمیان تعلقات گہرے ہیں اور عرب ممالک اس اسلامی حکومت کی دوستی پر فخر کرتے ہیں۔ (اسٹار)

پاکستان کیطرف سے عرب مہاجرین کی امداد

قاہرہ ۲۲ جنوری۔ عرب مہاجرین کی ہائی کمیٹی کے نگران اعلیٰ ڈاکٹر سلیمان عزمی پاشا نے کل اعلان کیا ہے کہ کمیٹی کو حکومت پاکستان کی طرف سے عرب مہاجرین کی امداد کے لئے ۲۵ ہزار پونڈ کی رقم وصول ہوئی ہے (اسٹار)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی-اے-ایل ایل-بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی-اے-ایل ایل-بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

انصاف، مساوات اور انسانی برادری کے اصولوں پر نئے معاشرے کی بنیاد

جس میں

محنت کشوں کو ثمر ملے اور بیکاروں کا وجود باقی نہ رہے

پنجاب یونیورسٹی کنووکیشن پر وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

لاہور ۲۲ جنوری۔ آج قیام پاکستان کے بعد مغربی پنجاب یونیورسٹی کی پہلی کانووکیشن کا آغاز کرتے ہوئے سرتاپا سیاہ لباس میں ملبوس پاکستان کے وزیر اعظم عزت مآب خان لیاقت علی خان نے کہا۔ پاکستان کا وجود محض اس لئے عمل میں آیا کہ ہم انصاف۔ مساوات اور انسانی برادری کے اصولوں پر ایک نئے معاشرے کی بنیاد رکھنا چاہتے تھے۔

مختلف کالجوں کے رنگ برنگ جھنڈوں سے آراستہ ہال کی گیلریاں خواتین سے بھری ہوئی تھیں مغربی پنجاب کے گورنر فضیلت مآب سر فرانسس موڈی اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر عمر حیات ملک دو سنہری کرسیوں پر جلوہ فرما تھے۔ دیگر معززین محفل میں پاکستان کے وزیر خزانہ ملک غلام محمد اور مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان ممدوٹ و دیگر وزراء کی شخصیتیں نمایاں تھیں۔

وزیر اعظم نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ آپ ایک نئی مملکت میں زندگی کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔

تفہیم طلب امر یہ ہے کہ ہم نے پاکستان کا مطالبہ کیوں کیا۔ ہم نے اس کے حصول کے لئے اس قدر جدوجہد کیوں کی؟ اسے حاصل کرنے کے لئے بیشتر جانیں ہم نے اپنے ہاتھ سے دیں اور ان گنت لوگوں کو مصائب کی بھٹی میں سے گزرنا پڑا۔ جب ہم ان حقائق پر نظر دوڑاتے ہیں۔ تو یہ مسئلہ ہمارے لئے اور بھی اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ کہ کیا پاکستان کا مقصد صرف یہی تھا۔ کہ بعض افراد اقتدار دولت اور عہدوں کے بھوکے تھے کیا اس کا مقصد یہ تھا کہ ایک گروہ دوسرے پر غالب آ کر سارے فوائد اپنے ہی لئے وقف کر لے۔ کیا قیام پاکستان کا مقصد یہ ہے کہ عوام بدستور افلاس اور بخت کے قعر مذلت میں پڑے رہیں۔ اور لحد سے لحد تک ان کی زندگی مایوسیوں کا ایک سلسلہ بنی رہے۔ اگر قیام پاکستان کا مقصد یہی تھا۔ تو یہ کہنا بجا ہوگا کہ ہماری جدوجہد ضائع ہو گئی۔ ہماری قربانیاں اکارت گئیں۔ لیکن میں بہانگ بلند اس کی تردید کرتا ہوں کہ پاکستان کے قیام کا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا پاکستان محض اس لئے وجود میں آیا۔ کہ ہم انصاف۔ مساوات اور انسانی برادری کی بنیادوں پر ایک نئے معاشرے کی بنیاد رکھیں۔ یا بالفاظ دیگر ہم ایک ایسی دنیا بسائیں جو اندرونی کشمکشوں سے پاک ہو۔ جہاں محنت کرنے والوں کو حق محنت ملے۔ جہاں دوسروں کی محنت پر پلنے والے لوگ باقی نہ رہیں۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں نہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور نہ اس کے بندوں کو مرغوب۔

آپ سے پہلے اس یونیورسٹی میں جو طلباء تعلیم پاتے تھے۔ ان کی زندگی صرف سیاسی جدوجہد ہی سے معمور نہ تھی۔ بلکہ انہیں ایک دوسرے کی متضاد ثقافتوں میں اندرونی تضاد سے بھی دوچار ہونا پڑا ہی یہی اندرونی کشمکش عرصہ دراز تک حصول آزادی کے راستے میں حائل رہی۔ دراصل آزادی نام ہے اپنی مرضی کے مطابق رہنے اور سوچنے کا۔ مذہبی۔ ثقافتی اور سیاسی آزادی کے بغیر آزادی میں کوئی لذت اور اس کی کوئی قیمت ہی نہیں۔ یہی وہ آزادی تھی۔ جس کے لئے پاکستان کے عوام نے جدوجہد شروع کی۔ پاکستان ان کے لئے ایک نئے تصور۔ ایک مذہب۔ ایک ثقافت اور معاشرت کے ایک خاص انداز سے عبارت تھا۔ مجملاً اسی تصور اسی تخیل۔ اسی مسلک اور اسی تمدن و ثقافت کا نام اسلامی طرز معاشرت ہے۔ لیکن اسلامی معاشرت کی تعریف کیا ہے؟ یہ وہ معاشرت ہے جس میں ایک طرف تو خدا پر کامل بھروسہ ہو۔ اور جو دوسری طرف عدل اور مساوات کو معاشرت کا سنگ بنیاد۔ عقل و دانش کو معاملات انسانی میں حَکم اور نیکوکاری کو روحانی ترقی کی خشت اول تسلیم کرے۔ یہ ایک ایسی معاشرت ہے۔ جس میں تزکیۂ نفس جسمانی صفائی یا معاشرتی اصلاح تقدس کی حریف نہیں ہوتی روحانی اور معاشرتی نیکوکاری کی اس تمیز سے دنیوی اور اخروی زندگی کے بارے میں قلب و نظر کا وہ اختلاف دور ہو جاتا ہے۔ جس کے سبب دنیا کی متعدد اقوام کی زندگی میں اتنی ژولیدہ خیالی۔ اتنا تعصب و تقلب اور اتنی مداہنت پائی جاتی ہے۔ یہ نیکوکاری کی تمیز اس تہذیب کی استوار بنیادیں رکھتی ہے۔ جو بہت زیادہ مادیت اور بہت زیادہ روحانیت دونوں برائیوں سے پاک ہے۔ یہ اس ثقافت اور کلچر کو وجود میں لے آتی ہے۔ جس سے گوشہ نشین اور دنیا سے بیزار لوگ دونوں یکساں بے خبر ہیں۔

آخر میں وزیر اعظم نے فرمایا۔ ہم اپنا کام ختم کرنے کو ہیں اور آپ کا کام شروع ہونے کو ہے اس میں آپ کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن مجھے امید ہے۔ آپ ان پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

آپ نے تقریر کے آخر میں اساتذہ کو پیرا سلف تصورات کو خیرباد کہنے اور ملک کے تعلیمی مستقبل کو شاندار بنانے کی تلقین کے بعد ان کی سابقہ خدمات کے سلسلے میں خراج تحسین ادا کیا۔

اس کے بعد ڈگریاں تقسیم کی گئیں۔ جن میں ایک درجن لڑکیوں کو ڈاکٹری کی اور ۲۷ ایم۔ ایس۔ سی کی ڈگریاں دی گئیں۔

وزیر اعظم کو اعزازی ڈگری

آج پنجاب یونیورسٹی کی کانووکیشن میں پاکستان کے وزیر اعظم عزت مآب خان لیاقت علی خان کو ڈاکٹر آف لاء کی اعزازی ڈگری دی گئی۔

اس کے علاوہ

محکمہ تعمیرات اسلامی (مغربی پنجاب) کے انچارج علامہ محمد اسد (لیوپولڈ وائس) کو مشرقی علوم کے ڈاکٹر کی ڈگری پیش کی گئی۔

قادیان کی جائداد فروخت نہ کی جائے۔

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

احباب کو معلوم ہے کہ ہر دو حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو شہری جائدادیں (مکانات وغیرہ) مسلمان یا غیر مسلم دوسرے علاقہ میں چھوڑ آئے ہیں۔ وہ دوسری اقوام کے لوگوں کے پاس فروخت کی جا سکتی ہیں۔ اور ان کا مستقل تبادلہ بھی ہو سکتا ہے۔ چونکہ اس فیصلہ پر بعض احمدی دوست غلطی سے قادیان کی جائداد کے فروخت کرنے کا خیال کر سکتے ہیں۔ اس لئے تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کی جائداد کسی صورت میں کسی غیر مسلم کے پاس فروخت نہ کی جائے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی مستقل تبادلہ کیا جائے۔ البتہ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ قادیان کی جائداد کے مقابلہ پر عارضی الاٹمنٹ کرائی جا سکتی ہے۔ خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۴۹/۱/۱۹

برطانوی حکومت نے "اسرائیل" کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا؟

لندن ۲۲ جنوری:۔ اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اصولی طور پر برطانوی کابینہ نے "اسرائیل" کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بشرطیکہ فلسطین کی موجودہ حالت میں بعض تبدیلیاں ہو جائیں۔

نامہ نگار نے مزید بتایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ برطانیہ فوراً ہی "اسرائیل" کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیگا لیکن اس سے اس بات کا ضرور پتہ چلتا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے بعد سے سیاسی حالات بہت خراب ہو گئے ہیں۔ ایک اعلیٰ برطانوی افسر نے تبصرہ کرتے ہوئے اسٹار کے نامہ نگار کو بتایا۔ کہ سلامتی کونسل کی ۴ نومبر اور ۲۹ دسمبر کی قراردادوں پر عمل کرانے کے معاملے میں برطانیہ بالکل اکیلا رہ گیا ہے۔ اور کسی طاقت نے اس مسئلے پر اس کا ساتھ نہیں دیا ہے۔ نامہ نگار کا یہ خیال ہے۔ کہ تمام دنیا میں یہودیوں سرگرمی کے اثر کو زائل کرنے کے سلسلے جو کوشش کی گئی تھی۔ وہ ناکام رہی ہے۔ اس ناکامی کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ اس بات کا علم ہے کہ مشرقی یورپ سلامتی کونسل کے احکامات کو نہیں مانے گا۔ اور امریکہ بھی یہودیوں کے خلاف سلامتی کونسل کی کارروائی کو مؤثر بنانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور دوسری وجہ خود عرب ریاستوں کی ناکامی ہے۔ وہ نہ تو یہودیوں کے خلاف وسیع پیمانے پر کوئی متحدہ فوجی کارروائی کر سکیں۔ اور نہ ہی یہودیوں کے ساتھ سمجھوتہ کر کے کسی پالیسی پر متفق ہو سکیں۔ فرانس اور غالباً بلجیم عنقریب "اسرائیل" کو تسلیم کر لیں گے۔ (اسٹار)

بیروت میں فلسطینی کمیشن کے آنے کی توقع

بیروت ۱۸ جنوری:۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی فلسطین کی مصالحتی کمیٹی کے ممبران عنقریب یہاں آنے والے ہیں۔ کمیٹی کے ممبران لبنان کی حکومت سے مسئلہ فلسطین پر مذاکرات کریں گے۔ (اسٹار)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

روزنامہ
الفضل
۲۲ جنوری ۱۹۴۹ء

اسلام کو بدنام کرنے میں ہمارا قصور

مغربی علماء جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات یا اسلام کے متعلق کچھ لکھا ہے اکثر پادری ہیں۔ اور ان کی غرض ایسی تحریروں سے اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پھیلانا رہی ہے۔ جب یہ لوگ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات میں یا اسلامی تعلیم میں کوئی اچھی بات دیکھتے ہیں۔ اور اسکو بیان کرنے کے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ تو ان کا طریق یہ ہو۔ کہ اس بات کو بیان کرنے کے بعد فوراً کوئی جملہ ایسا لکھ دیتے ہیں۔ جس سے اس اچھی بات کا اثر زائل ہو جائے۔ اکثر ایسے موقعہ پر وہ اسلام کے تلوار سے پھیلنے اور مسلمانوں کی خونریزی کا ذکر کر دیتے ہیں۔ ہم نے ایسے مستشرقین کی بیسیوں کتابیں پڑھی ہیں۔ اور تقریباً سب میں اسی حیلہ سے کام لیا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی خوبیوں کو ماغدار کرنے کے لئے وہ آنحضور پر اور مسلمانوں پر فوراً یہ الزام لگا دیتے ہیں کہ اسلام کو تلوار کی نوک پر پھیلایا گیا ہے۔ اور لوگ محض فوجی طاقت کے خوف سے اسلام قبول کرتے رہے ہیں۔ ورنہ اسلامی اصولوں میں کوئی ذاتی جاذبیت نہیں ہے۔ غرض ان معترضین کے ہاتھ میں تلوار کا الزام ایک نہایت کاری ہتھیار ہے۔ اور وہ اسکو بلا دریغ استعمال کرتے ہیں۔ اور اس طرح ان اقوام میں جن کو اسلام کی حقیقت کا کوئی علم نہیں ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کے جذبات ابھارتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ اسلام یا مسلمانوں کا نام بھی سنتے ہیں۔ تو ان کے سامنے قتل و غارت کے نقشے کھنچ جاتے ہیں۔

اس طرح پادریوں نے یورپ میں اسلامی تعلیم کے پھیلنے کو روک دیا ہوا ہے۔ عوام کے دلوں میں اسلام کے خلاف اتنا کینہ بٹھا دیا گیا ہے کہ وہ اسلام کو محض ظالموں اور وحشیوں کا مذہب خیال کرتے ہیں۔ جس میں رواداری، صلح، محبت اور امن کی کوئی تعلیم نہیں۔ جو اپنے اصولوں کو بالجبر منواتا ہے۔ اور کسی انسان کو آزادی ضمیر کا حق نہیں دیتا۔ ان کے خیال میں اسلام کا پہلا اصول ہی یہ ہے۔ کہ یا تو محمدؐ پر ایمان لاؤ۔ یا جزیہ ادا کرو۔ ورنہ گردن اڑا دی جائے گی۔

ان کا خیال ہے کہ تمام مسلمان مذہبی جنونی ہوتے ہیں۔ وہ مذہب کے لئے قتل و غارت کو کارِ ثواب سمجھتے ہیں۔ اور خون آشامی کو اپنی نجات کا وسیلہ خیال کرتے ہیں۔

اسلام کے خلاف پادریوں کے اس بے پناہ پروپیگنڈا کا جو نقصان ہوا ہے۔ اور اشاعتِ اسلام کے راستہ میں جو روکاوٹ پیدا ہوئی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آج جب ہمارا کوئی مبلغ غیر مسلم اقوام کو اسلام کی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتا ہے۔ تو اسکو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اکثر تو سننا ہی نہیں چاہتے۔ اور جو کان دھرتے بھی ہیں تو نہائت بے دلی سے۔ ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ اسلامی تعلیم میں بھی کوئی خوبیاں ہو سکتی ہیں۔

بے شک پادریوں نے اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں پھیلائی ہیں۔ ان کی بڑی وجہ ان کا مذہبی تعصب ہے۔ لیکن ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ ان متعصب پادریوں کو اپنے قبیح پروپیگنڈا میں اتنی کامیابی کیوں ہوئی ہے۔ بے شک ماضی قریب میں مسلمان تمام دنیا پر چھائے ہوئے تھے۔ وہ دنیا میں ایک قوت فائقہ کی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ اور صدیوں تک نہ صرف مشرقی اقوام بلکہ مغربی اقوام کی قسمتوں کا فیصلہ بھی انہی کے ہاتھ میں تھا۔ صلیبی جنگوں میں تمام یورپ نے متحد ہو کر اسلام کی طاقت کو توڑنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ بے شک یہ درست ہے کہ مسلمان بادشاہوں اور جرنیلوں کی فتوحات نے غیر مسلم اقوام کے دلوں میں ان کی طرف سے خوف اور نفرت کے جذبات پرورش کر دیئے تھے۔ بے شک دنیا کی تقریباً تمام اقوام نے مسلمانوں کی شان و شوکت کے مناظر دیکھے ہیں۔ اور ان کی تلوار کی کاٹ محسوس کی ہے۔ بے شک ماضی قریب میں مسلمانوں کو اقوام عالم پر اقتدار حاصل رہ چکا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال کم ملتی ہے۔ بے شک یہ درست ہے۔ کہ اس وجہ سے غیر مسلم اقوام کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف کینہ پرورش پاتا رہا ہے۔ لیکن دنیا کے عوام کے دلوں میں مذہب اسلام کے متعلق جو نفرت پائی جاتی ہے۔ اور جس کو وہ لوگ جو اشاعت اسلام کے لئے غیر مسلم اقوام میں جدوجہد کرتے ہیں بری طرح محسوس کرتے ہیں۔ یہ نفرت محض اس کینہ کی وجہ سے نہیں ہے۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔

دوسری طرف گو اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ آج مسلمان اقوام کے خلاف جو مغربی سیاست جوڑ توڑ کر رہی ہے۔ اس سے مذہبی تعصب کا بھی تعلق ہے۔ لیکن اس کی بنیادی اور حقیقی وجہ وہ حرص و آز ہے۔ جو مغربی اقوام کے دلوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ یہ اقوام زیادہ تر دنیاوی طاقت حاصل کرنے کے لئے چاہتی ہیں کہ مشرق کے تمام خزانے ان کے ہاتھوں میں آ جائیں۔ اور ان ممالک کی تمام دولت سمیٹ کر وہ اپنے گھر بھر لیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مذہب سے ان کو کوئی خاص لگاؤ نہیں ہے۔ جب تک مشرقی اقوام ان کے مادی مفاد کا آلۂ کار بنی رہیں۔ ان کو اس سے کوئی غرض نہیں۔ کہ یہ اقوام کس مذہب سے تعلق رکھتی ہیں۔ آیا وہ بت پرست ہیں یا توحید کی علمبردار۔ عیسائی ہیں یا بدھ۔

اسکے باوجود ہم محسوس کرتے ہیں کہ ان اقوام کی ذہنیت مذہب اسلام کے متعلق نفرت کی آمیزش سے پاک نہیں ہے۔ وہ اسکو اپنی تہذیب کے راستہ میں حائل سمجھتے ہیں۔

یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ وہ مذہب جس کا نام ہی امن اور صلح پر دلالت کرتا ہے۔ جو کسی شخص کے نام سے منسوب نہیں ہے (جیسا کہ عیسائیت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نام کے ساتھ منسوب ہے مگر پادری لوگ اسلام کو بھی محمڈن ازم کے نام سے پیش کرتے رہے ہیں۔ گویہ اس کا نام نہیں ہے۔) اس مذہب کو ہی آج دنیا میں ایک خونی مذہب خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے ماننے والوں کو مذہبی جنونی کا نام دیا جاتا ہے۔ بے شک یہ سب کارستانی متعصب پادریوں کی ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ یہ متعصب پادری دنیا کو یہ دھوکا کس طرح دے سکے۔ باوجودیکہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے حالات سراسر آپ کو غیر معمولی نیک فطرت کا حامل ظاہر کرتے ہیں۔ اور باوجودیکہ اسلام کی تعلیم میں پرلے درجہ کی رواداری کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ پادری محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غیر معمولی نیک زندگی اور اسلامی تعلیم کی خوبیوں کو بے اثر کر دیتے ہیں۔ اور یورپ کے عوام کے دلوں پر اس کا صحیح نقشہ نہیں جمنے دیتے۔

ہم نے اس بات پر جہاں تک غور کیا ہے۔ ہم کو یہی معلوم ہوا ہے کہ اس میں تمام قصور ان پادریوں کا نہیں ہے بلکہ ہمارا بھی بڑا قصور ہے۔ ہم نے بعض اسلامی مسائل کی نہائت غلط توجیہیں کیں اور خود ان پر اتنا زور دیا کہ ان پادریوں کو غلط فہمیاں پھیلانے کا زیادہ مصالحہ ہمارے ہی ہاں سے مل گیا۔ اور انہوں نے اسکو نہائت آسانی کے ساتھ اپنے مفاد کے لئے استعمال کر لیا۔

انہی مسائل میں سے ایک قتل مرتد کا مسئلہ ہے۔

کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے کہ جس دین نے لا اکراہ فی الدین کا اصول پہلے پہل دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آج اس دین کے پیرو یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ جو شخص اسلام کو قبول کر کے صرف مذہب ہی کی خاطر اس سے پھر جاتا ہے۔ اور کوئی اور دین اختیار کر لیتا ہے۔ وہ ایسا جرم کرتا ہے۔ جس کی سزا قتل یا سنگساری سے کم نہیں دی جا سکتی۔ اور اگر ایسے اعتقاد رکھنے والوں کے متعلق پادری یا دشمنانِ اسلام یہ پھیلائیں۔ کہ وہ مذہبی جنونی ہیں۔ ان کے مذہب میں قطعاً رواداری نہیں ہے۔ وہ زبردستی کسی کو مسلمان بناتے ہیں۔ یا مسلمان رکھتے ہیں۔ تو ہمارے خیال میں ان پادریوں اور دشمنان اسلام کا کوئی بہت بڑا قصور نہیں ہے۔ ان کو اپنا نظریہ ثابت کرنے کے لئے خود مسلمانوں ہی کی تحریروں سے آسانی سے مواد مل سکتا ہے۔

بے شک یہ پادری اور دوسرے دشمنان اسلام بڑے متعصب ہیں وہ خواہ مخواہ اسلام کو دنیا میں بدنام کرتے ہیں۔ کہ اسکی اشاعت تلوار کی مرہون منت ہے۔ اور کہ اسلام دین کے لئے خونریزی سکھاتا ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ ہم ان کی زبان کس طرح پکڑ سکتے ہیں۔ ہم ان کو کس طرح جھٹلا سکتے ہیں۔ کیونکہ جب ان کے سامنے ہم اسلام کی معصومی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ تو وہ جھٹ ہمارے ہی علماء کی ایسی تحریروں کے حوالے پیش کر دیتے ہیں۔ جن میں قتل مرتد یا قتالی کا فتویٰ دیا ہوتا ہے۔ ہم لاکھ کہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم نہیں۔ اس میں کوئی حکم موجود نہیں ہے۔ لیکن وہ ہماری ایک نہیں سنتے وہ یہی سمجھتے ہیں مودودی صاحب بڑے عالم ہیں فلاں بڑا دیندار ہے۔ ہم ان کو کس طرح غلط کہیں۔ آخر انہوں نے بھی تو قرآن ہی سے یہ اصول نکالا ہوگا۔ جو آیات تم پیش کرتے ہو۔ آخر وہ بھی تو ان کی کوئی توجیہہ کرتے ہوں گے۔

ذرا غور فرمایئے کیا یہ اسلام کے راستہ میں سدِ سکندر نہیں ہے؟ اور کیا ان متعصب پادریوں کا ہم شکوہ کرنے میں حق بجانب ہیں جنہوں نے اسلام پر تلوار سے پھیلنے کا الزام لگایا ہے۔ اور اسلام کو ظالموں اور وحشیوں کا مذہب ظاہر کر کے اسکے خلاف غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں۔ کیا یہ مسلمانوں کے لئے جائے غور نہیں ہے؟ کیا وہ محسوس نہیں کرتے کہ غلط توجیہوں سے اسلام کی اشاعت اور ترقی رک گئی ہے۔ اور دنیا کی قومیں ان کو مشتبہ نظروں سے دیکھتی ہیں۔

واقفین زندگی کا پہلا گروہ

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے واقف زندگی انچارج سوئٹزرلینڈ مشن)

۱۲ر جنوری کا دن تاریخ احمدیت میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ آج سے ساٹھ سال قبل اسی تاریخ کو سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اذن پاکر بیعت کا اشتہار دیا۔ آج سے ساٹھ برس پیشتر اسی تاریخ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم المرتبت پیشگوئی کے مطابق ہمارے محبوب امام امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش ہوئی گویا احمدیت کی بنیاد کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کے وجود سے دنیا کو نوازا۔ یہ تو جماعتی امور ہیں جنہیں سلسلہ اپنے تاریخی اوراق کی زینت بنائے گا۔ ان دنوں خاکسار کو اپنے وقف کے دس سال پورے ہونے کا بھی خیال آرہا ہے جو اتفاق سے اسی تاریخی تاریخ کو پورے ہوتے ہیں۔ ۱۲ر جنوری ۱۹۳۹ء کو خاکسار دارالواقفین میں آیا۔

ان دنوں واقفین کی منظوری کے لئے حضور نے ایک بورڈ مقرر فرمایا ہوا تھا۔ جس کے اراکین کے سامنے ہر واقف پیش ہوتا اور وہ مختلف سوالات کے ذریعہ اس کے رجحانات۔ قابلیتوں وغیرہ کا امتحان کرتے۔ اس وقت تک دس نوجوان زندگیاں وقف کرکے دارالواقفین میں داخل ہو چکے تھے۔ جن کے اسماء گرامی ان کی تاریخ وقف کی ترتیب سے یہ ہیں۔ (۱) مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر (۲) مکرم چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ (۳) مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر (۴) مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب (۵) مکرم میاں عبدالحی صاحب (۶) مکرم قریشی محمد عالم صاحب (۷) مکرم مولوی محمد صدیق صاحب (۸) مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب (۹) مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ (۱۰) مکرم مولوی نورالحق صاحب۔ بعد میں دو احباب کو بعض وجوہ کی بناء پر وقف سے فارغ کر دیا گیا۔ خاکسار کو انٹرویو کے لئے سیدنا حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا۔ یہ جنوری ۱۹۳۹ء کے ابتدائی دنوں کا واقعہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خاکسار کے متعلق حضور کا یہ ارادہ ہے کہ فی الحال ایک ماہ کے لئے تجربۃً وقف میں لیا جائے۔ اور پختہ فیصلہ اس میعاد کے گذرنے کے بعد کیا جائے گو عملاً وہی پختہ فیصلہ تھا۔ کیونکہ ایک ماہ کی مدت گذرنے کے بعد کوئی نیا فیصلہ نہ ہوا۔ حضور نے اس موقعہ پر دریافت فرمایا کہ خاکسار میں اطاعت کا مادہ کس حد تک ہے۔ نیز مثال کے طور پر فرمایا کہ اگر مینار کی بلندی سے چھلانگ لگانے کا حکم خاکسار کو دیا جائے تو کیا کوئی ہچکچاہٹ تو محسوس نہ ہوگی؟ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ حضور واقفین کا اخلاقی معیار بہت بلند دیکھنا چاہتے ہیں۔ کسی واقف کو خلاف واقعہ امر بیان کرنے کی اجازت نہیں۔ ہر ایک کو سچ کی پوری پابندی کرنی چاہیئے۔ مثال کے طور پر فرمایا کہ ایک واقف نے ایک موقعہ پر ایک بات کہی جسے جھوٹ تو نہیں کہہ سکتے لیکن وہ حق بیانی کے اس معیار پر پوری نہ اترتی تھی جس کا تقاضا ایک واقف سے کیا جاتا۔ چنانچہ اس واقف کے اس فعل پر حضور نے اسے بطور تزکیۂ نفس یہ حکم دیا کہ وہ ایک ماہ پیدل سفر کریں۔ اور تبلیغ کرتے رہیں۔

اگست ۱۹۳۹ء میں حضور نے واقفین کو ارشاد فرمایا کہ قادیان سے پیدل کلو کا سفر کریں۔ گرمی کے مہینوں میں اپنا سارا سامان سر اور کندھوں پر اٹھا کر چلنا ایک مجاہدہ تھا جسے احباب نے اپنے آقا کے حکم کی تعمیل میں بخوشی برداشت کیا

اگست ۱۹۴۰ء کے مہینہ میں حضور کے ارشاد کے ماتحت ہم سفر ڈلہوزی کے لئے روانہ ہوئے۔ پٹھانکوٹ کے آگے کا سفر ہم نے پیدل کرنا تھا۔ یہ سفر ۱۹۳۹ء کے پہاڑی سفر کی نسبت بہت آسان تھا۔ ۶ر اگست کو ۲۲ر افراد کا ایک قافلہ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی کی قیادت میں اس سفر پر روانہ ہوا۔ حضرت امیرالمومنین کے چار صاحبزادگان مرزا خلیل احمد۔ مرزا حفیظ احمد۔ مرزا رفیع احمد اور مرزا وسیم احمد صاحبان بھی اس قافلہ میں شامل تھے۔ ۱۰ر تاریخ کو ہم ڈلہوزی پہنچے۔ ایک سفر وہاں سے چمبہ تک بھی کیا۔ جہاں سے واپسی پر دس روز تک واقفین حضرت امیرالمومنین کے مہمان رہے اور حضور کی کوٹھی بنام ۸ر اوکس میں مقیم۔ سب واقفین یکم ستمبر کو واپس دارالامان پہنچے۔

۱۹۴۲ء میں ایک اور پہاڑی سفر پیش آیا۔ یہ کشمیر کا سفر تھا جو بوجہ بہت سے گوناگوں دلچسپ واقعات اور تجربات ہماری یادوں سے کبھی محو نہیں ہو سکتا۔ اس وفد کی امارت بھی حضور نے مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی کے سپرد فرمائی۔ پندرہ افراد پر مشتمل یہ قافلہ ۵ر اگست کو قادیان سے روانہ ہوا۔ اور ۸ر اگست کو جموں سے سرینگر کی جانب کا سفر پیدل شروع کیا۔ عام سڑک کے راستہ یہ فاصلہ ۲۰۳ میل ہے۔ لوگ ہمیں باور نہ کرتے تھے کہ ہم سرینگر پیدل پہنچیں گے۔ بانہال کے درہ کو عبور کرتے ہوئے اسلام آباد کے راستہ ہم ۲۰ر اگست کو سرینگر پہنچے۔ سفر کا آخری حصہ کشتی میں کیا گیا۔ اور سرینگر کی سرزمین پر قدم رکھنے سے قبل دریائے جہلم کے پانی میں ہی ہمارا استقبال مکرم چوہدری اسداللہ خانصاحب بار ایٹ لاء نے کیا جو وہاں ایک ہاؤس بوٹ میں رہائش پذیر تھے۔ مورخہ ۲ر ستمبر کو واپسی کا سفر شروع کیا۔ اور اسلام آباد سے ۳ر کی صبح کو پیدل سفر شروع کرکے ۷ کی صبح کو ادھم پور پہنچ گئے۔ یہ سفر حیرت انگیز سرعت رفتاری سے کیا گیا۔ قادیان مورخہ ۸ر ستمبر کو واپس وارد ہوئے۔

۱۹۴۳ء کا سالانہ سفر اپنی حیثیت میں نرالا تھا۔ دو دو واقفین کی پارٹیاں قادیان سے مختلف سمتوں میں پھیلا دی گئیں۔ ایک ماہ پیدل سفر اور سروے کا کام ان کے سپرد ہوا۔ خاکسار اس موقعہ پر پیدل چلتے کپورتھلہ اور پھر جالندھر تک پہنچا۔ اور پیدل ہی واپسی ہوئی۔ کپورتھلہ میں مکرم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر وکیل نے جو ہماری عزت افزائی فرمائی۔ اور ہر طرح ہماری ضروریات کا خیال رکھا۔ اس کا بھی گہرا نقش ہمارے دلوں پر ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنی رحمتوں سے حصہ دیتا ہے۔ یہ سفر ۳۰ جولائی کو شروع ہوا اور ہم ۲۶ر اگست کو واپس دارالامان پہنچے۔

۱۹۴۴ء میں جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ڈلہوزی تشریف فرما تھے حضور نے ہمیں وہاں یاد فرمایا۔ اور اس طرح کہ واقفین معہ اساتذہ کرام (حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مرحوم۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی اور مکرم مولوی عبداللطیف صاحب) پر مشتمل قافلہ ۲ر جولائی کو ڈلہوزی کے لئے روانہ ہوا۔ اور قریباً ساڑھے تین ماہ کے قیام کے بعد ۱۱ر اکتوبر کو واپس دارالامان لوٹے۔

ڈلہوزی میں علاوہ تعلیم کے تبلیغی مساعی بھی جاری کی گئیں۔ اور ڈلہوزی میں احمدیت کا بہت چرچا ہو گیا۔ (باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بہترین دعاء

”بہترین دعا وہ ہوتی ہے جو جامع ہو تمام خیروں کی اور مانع ہو تمام مضرات کی اس لئے انعمت علیھم کی دعا میں آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کے کل منعم علیہم لوگوں کے انعامات کے حصول کی دعا ہے اور غیر المغضوب علیھم ولا الضالین میں ہر قسم کی مضرتوں سے بچنے کی دعا ہے۔

چونکہ مغضوب سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ بالاتفاق ہے تو اس دعا کی تعلیم کا منشاء صاف ہے کہ یہودیوں نے جیسے بے جا عداوت کی تھی مسیح موعود کے زمانہ میں بعض مولوی لوگ بھی ویسا ہی کریں گے۔ اور حدیثیں اس کی تائید کرتی ہیں یہانتک کہ یہودیوں کے قدم بقدم چلیں گے“

(الحکم ۱۲ر مئی ۱۹۰۳ء)

درخواستہائے دعاء

ہماری اپیل کی سماعت کے لئے تاریخ فی الحال مقرر نہیں ہوئی۔ براہ کرم ہماری جلد باعزت بریت کے لئے اصحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام، درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد اسمٰعیل خالد سنٹرل جیل حیدرآباد سندھ

(۲) ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار چلی آرہی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد یعقوب مولوی فاضل)

وفات

میری اہلیہ آمنہ بیگم صاحبہ مورخہ ۴ر جنوری کو حرکت قلب بند ہو جانے سے چند منٹوں میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

خاکسار سید مہدی حسن شاہ اسسٹنٹ انجینئر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ ڈھوروناڑ ضلع تھرپارکر سندھ

پتہ مطلوب ہے عبدالعزیز صاحب ولد محمد سلطان صاحب نمبردار موضع ہموستان تحصیل بدحل ضلع ریاسی۔ فی الحال اگر یہ دوست یا ان کو کوئی جاننے والے کو ان کا پتہ معلوم ہو تو وہ خاکسار کو اطلاع دیں۔

خاکسار محمد رمضان درویش قادیان واقف زندگی۔

سرزمین سپین میں تبلیغ اسلام

ایک اخبار میں احمدی مبلغ کا ذکر

(از مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مجاہد سپین)

راگون سپین کا نہایت اہم صوبہ ہے۔ اس صوبہ کا دارالخلافہ تاراگونا ایک قدیم اور نہایت اہم شہر ہے۔ بلکہ کیتھولک فرقہ کا گویا مرکز ہے۔ بندہ کا قیام یہاں پانچ ہفتہ رہا۔ واپسی پر ۵ نومبر ۱۹۴۸ء کے یہاں کے چوٹی کے روز نامہ اخبار HERALDO ARABO نے بندہ کے فوٹو کے ساتھ جلی عنوانات کے ساتھ مندرجہ ذیل آرٹیکل شائع کیا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ اور احمدیت کی ترقی کے لئے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین اللھم آمین

"اس غیر معمولی شخصیت کے ساتھ ملاقات اتفاقاً ہی ہو گئی۔ گویا ایک اچانک واقعہ۔ ہمارے اخبار کے عملہ میں جس صاحب کے سپرد کتابوں وغیرہ پر ریویو کرنا ہے۔ انہوں نے شہر تاراگونا میں اہم کتب فروشوں کے "دو مشوونا دوز" میں ایک ہندوستانی کتاب دیکھی۔ جس کا عنوان "حقیقی امن کی طرف پہنچانے والا راستہ" ہے۔ یہ کتاب جس کا مطالعہ خوب غور سے کیا گیا۔ اس عالمگیر حقیقت کو بیان کرتی ہے۔ کہ موجودہ بدامنی اور جنگیں محض عقل پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے ہیں۔ ہندوستانی مدبرین کے خیالات کی صحیح رہنمائی کرتی ہے۔ کتاب میں جنگوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ کتب فروش نے ہمیں بتایا کہ اس کتاب کے شائع کرنے والے تاراگونا میں ہیں۔ ہوسٹل کا دروازہ کھلتے ہی جونہی کرم الٰہی ظفر پر نظر پڑی تو ایسے معلوم ہوا جیسے ہمارے بہت گہرے اور قدیم دوست ہیں

میرے سامنے جو صاحب تھے۔ یہ ہندوستانی دوست نہایت مہذب۔ شائستہ اور سادہ اور صاف لباس میں ملبوس۔ نمائش گاہ میں ایک عام گذرگاہ پر عطر وغیرہ فروخت کر رہے تھے۔ اور نمونہ دکھانے اور لوگوں کو معطر کرنے میں زیادہ خرچ کر رہے تھے بہ نسبت اسکے جو ان کو نفع حاصل ہو

جب میں نے ان سے اپنے آنے کی غرض بتائی۔ تو خندہ پیشانی سے مجھے خوش آمدید کہا میز پر بتی جل رہی تھی اور میرے سوالات کا نہایت خوشی سے جواب دیا۔

پریس نمائندہ۔ آپ ہسپانیہ میں کب سے آئے ہوئے ہیں

جواب۔ میں اس خوبصورت ملک میں جو مجھے بہت ہی محبوب ہے۔ سنہ ۱۹۴۶ء سے ہوں۔ بندہ جماعت احمدیہ کا مبلغ ہے۔ میرا کام بھی مخلوق کا اپنے خالق سے تعلق قائم کرنا ہے۔ اور حقیقی روحانیت جو عالمگیر ہو۔ پیدا کرنا ہے۔

س۔ کیا اپنے مذہب کے بعض بنیادی اصول بیان فرمائیں گے

ج۔ جماعت احمدیہ کا ایمان ہے کہ اسلام ہی آج دنیا کی مشکلات کا حل ہے۔ دنیا میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ بارہ کے دروازے بند کئے جائیں۔

س۔ یہ کیسے بند کئے جائیں؟

ج۔ گناہوں میں ملوث دنیا کو شاید یہ مشکل نظر آئے یہ سچ ہے ابتدا میں کسی قدر سخت کام ہے مگر لازمی ہوگا کہ شراب قطعی حرام کی جائے۔ ہر قسم کی مسکرات جوئے کی ممانعت کرنی ہوگی۔ شطرنج تاش وغیرہ بھی اسلام کی رو سے جائز نہیں۔

دنیا کو سور کا گوشت ترک کرنا ہوگا۔ باخلق انسان کے لئے باحیا ہونا ضروری ہے۔ جبکہ سور کا گوشت حیا کے مادہ کو کم کرتا ہے۔ مرد و عورت کا اختلاط کسی صورت میں جائز نہیں ہونا چاہیئے نہ ہی غیر محرم عورتوں پر نظر ڈالنے کی اسلام اجازت دیتا ہے نہ ان کے گانے سننے نہ مصافحہ کرنے کی اجازت ہے۔ سود قطعی حرام ہے۔ اگر خدا تعالےٰ مال دے۔ تو اسے بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے خرچ کیا جائے۔ مختصر یہ اسلام اپنے ماننے والوں کو عاجزانہ اور سادہ زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور اسی طرح بنی نوع انسان لوٹ مار اور قتل عام کو بھول جائے گا۔

س۔ کیا آپ ہندوستان اور ہسپانیہ میں طرز رہائش وغیرہ میں بہت فرق پاتے ہیں

ج۔ کوئی خاص فرق محسوس نہیں کرتا۔ ہسپانیہ کے لوگ میرے ساتھ نہایت ہمدردانہ رنگ میں پیش آتے ہیں اور بندہ ان کے لئے اپنے دل میں محبت پاتا ہے۔

ہمارے ملک کے کھانے اس ملک کے کھانوں سے مشابہ ہیں۔ بندہ تو اکثر چہروں میں نسلی یگانگت کے آثار پاتا ہے۔ اور اکثر کے چہرے تو بالکل مسلمانوں سے ملتے جلتے ہیں۔ آب و ہوا میں بھی بہت کم فرق ہے۔ لوگوں میں مذہب کی محبت پائی جاتی ہے۔ دلوں میں خدا تعالےٰ کے لئے جگہ ہے۔ مادی خیالات سے دور ہیں۔ یعنی سب کمیونزم کے دشمن ہیں

س۔ آخر میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ کو تاراگونا کی گلیوں میں سے ہندوستانی لباس پہن کر گزرتے ہوئے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ اسی عمامہ کے ساتھ اس سفید شلوار کے ساتھ۔ لوگوں میں بے حد اشتیاق پیدا کرتے ہوئے!

ج۔ کیا آپ اگر میرے ملک میں جائیں۔ تو اپنا یورپین لباس ایک دھوتی کے ساتھ تبدیل کر لیں گے؟

(پریس نمائندہ) جناب میری زندگی بھر کا یہ خواب ہے۔ کہ مرحوم گاندھی کی طرح دھوتی پہنوں!

وعدہ کرنیوالوں میں آخری آدمی مت بنیں

دفتر تحریک جدید کا وعدہ کرنیوالوں کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتباہ

"جو لوگ آخری تاریخ کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ اپنی غفلت کی وجہ سے آخری تاریخ کو بھی وعدہ پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ اور ان کا وعدہ ہمارے پاس اس وقت پہنچتا ہے۔ جبکہ اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جنت میں جانے والا آخری شخص وہ ہوگا۔ جو دوزخ میں سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ پس اگر تم بھی وعدہ کرنے والوں میں سے آخری آدمی بنتے ہو تو یہ تمہارے لئے کوئی خوشی کا مقام نہیں ہو سکتا۔ تمہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آ سکتے تو کوشش کرو۔ کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آ جائے اگر تم درمیان میں بھی شامل نہیں ہو سکے تو اسکے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لو۔ اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو۔ کہ تم آخری آدمی مت بنو۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

میں ایک عرصہ سے دل کی بیماری سے بیمار ہوں اور آج کل لاہور ۷ کوئین روڈ پر بغرض علاج آیا ہوا ہوں۔ دوستوں اور بزرگانِ سلسلہ سے التجا ہے کہ میری صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں کہ مولا کریم مجھے صحت کاملہ عطا فرمادے

(خاکسار محمد نواز)

جلد سے جلد وصیّت کرو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "تم جلد سے جلد وصیت کرو۔ تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اسکے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی" (نظام نو)

ہر غیر موصی کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی "مبارکباد" حاصل کرنے کے لئے جلد سے جلد وصیت کرنی چاہیئے

(تحریک وصیت)

انتقال

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم حکیم عطا محمد صاحب مالک دواخانہ رفیق حیات قادیان موضع فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ میں مورخہ ۱۲ جنوری کی شب کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حکیم صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ اور موصی تھے سردست امانتاً موضع فیروزوالہ میں ہی حضرت حافظ ابراہیم صاحب امام مسجد دارالفضل کی قبر کے ساتھ دفن کر دیئے گئے ہیں۔ احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار فضل حسین احمدی مہاجر)

فریدہ عمر کی علالت

میری بچی فریدہ عمر ۱۰ سال پر ٹائیفائڈ بخار کا دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ انیس ۱۹ اور بیس ۲۰ جنوری کی درمیانی رات بچی کو تشنج آنی شروع ہوئیں درجہ حرارت ۹۶ درجہ تک گر گیا۔ ساری رات بہت نازک حالت رہی۔ صبح درجہ حرارت بڑھنا شروع ہوا۔ اور ۱۰۲ تک پہنچ گیا۔ اب عزیزہ کو پنسلین کے ٹیکے ہو رہے ہیں۔ سب احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں

عبدالوہاب عمر
جودھامل بلڈنگ لاہور

ضروری گذارش

وصیت کی غرض صرف چندہ دینا ہی نہیں بلکہ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنا بھی ہے۔ اس لئے جماعتوں کے سیکرٹریان تعلیم و تربیت موصیوں کی نگرانی کرتے رہیں۔ کہ وہ متقیانہ زندگی بسر کر رہے ہیں یا نہیں اور انہیں وصیت کی غرض یاد دلاتے رہیں اور دفتر ہذا کو بھی اپنی کارگذاری سے مطلع فرماتے رہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز وصیت ربوہ)

قبولیت دعا کا ایک نشان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے قریباً ہر احمدی نے مشاہدہ کئے ہیں۔ خاکسار اسی سلسلہ میں ایک تازہ واقعہ عرض کرتا ہے۔

میرا چھوٹا بچہ مرض ام الصبیان کا شکار ہوا۔ تین بچے اس سے قبل اس مرض کا شکار ہو کر وفات پا چکے ہیں۔ مرض کا مکمل دورہ شروع ہوا۔ تشنج اور کھچاؤ شروع ہو گئے۔ اس کی والدہ زار و قطار رو رو کر دعا کر رہی تھی۔ عشاء کا وقت تھا۔ اول تو دیہات میں ادویہ اور اطبا کا ملنا ہی کار دارد ہے۔ دوسرے کافی رات گئے کسی طبیب کو لانا جوئے شیر سے کم نہیں تھا میں عشاء کی نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ یکدم مجھے خیال آیا۔ کہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ہی درخواست دعا لکھی جائے۔ چنانچہ میں نے نماز سے فارغ ہو کر ایک عریضہ حضور کی خدمت میں اور ایک عریضہ اخبار الفضل میں دعا کے لئے لکھا۔

خدا تعالیٰ شاہد ہے۔ کہ صبح کو مرض میں یکدم تغیر آنا شروع ہوا۔ اور قبل اس کے کہ اس عریضہ کا جواب آتے میرا عزیز اس مرض سے بکلی شفایاب ہو کر کھیلنے لگ گیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

حضور نے بارہا فرمایا ہے۔ کہ بعض دفعہ خط میری طرف آنے کے لئے ڈاکخانہ میں ڈالا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ لوگوں کی مشکلات کو دور فرما دیتا ہے۔ اس قسم کے ہم نے سینکڑوں تجربات کئے ہیں۔ جس کی تازہ اور زندہ مثال اوپر عرض کی گئی ہے۔ (خاکسار عبد الواحد خان دیہاتی مبلغ۔ ہیرو شرقی ضلع ڈیرہ غازیخاں)

ضروری اعلان

ضلع لاہور کی سرحد پر جو دیہات واقع ہیں۔ ان کو آباد کرنے کے لئے سابقہ فوجیوں اور ان کے رشتہ داروں کو گورنمنٹ کی طرف سے آدھا آدھا مربع زمین دی جا رہی ہے، خواہشمند دوست جو فوج میں ہوں۔ اور ریفیوجی ہوں وہ اپنی درخواستیں سیکرٹری صاحب ڈسٹرکٹ سولجر بورڈ ضلع کچہری میں دیں۔ ضروری ہے کہ درخواست کنندہ خود درخواست لے کر دفتر ڈسٹرکٹ سولجرز بورڈ میں حاضر ہو۔ (ناظر امور عامہ)

خاموش طیارہ

لندن (ریڈیو سے) ۲۲ جنوری:۔ پچھلے دنوں برطانوی اخبار نویسوں کو ایک نئی لگون اور سمیں برن طیارہ دکھایا گیا۔ جس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ یہ آواز بہت کم دیتا ہے۔ اور مسافروں کے آرام و آسائش کے لئے اس میں بہت آسانیاں دی گئی ہیں۔ طیارہ سازوں کا دعویٰ ہے۔ کہ یہ دنیا کا محفوظ ترین طیارہ ہے۔ اگر چار انجنوں میں سے دو انجن بھی خراب ہو جائیں۔ تو طیارہ باقی دو انجنوں کی مدد سے پرواز کرتا رہے گا۔ اس طیارے میں ایسا بندوبست کیا گیا ہے۔ کہ اسے آگ نہیں لگ سکتی طیارے کا نام "وائی کاؤنٹ" ہے۔ رفتار ساڑھے تین سو میل ہے۔ اور یہ ۱۹۵۱ء سے عام فروخت کے لئے مل سکے گا۔ (ب۔ و۔ س)

طیاروں کے ساتھ انسانوں کی برآمد

لندن (ریڈیو سے) ۲۲ جنوری:۔ جب طیارے یا طیاروں کے انجن دوسرے ملکوں کو برآمد کئے جاتے ہیں۔ تو اس میں اس بات کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔ کہ گاہک انہیں ٹھیک ٹھاک حالت میں رکھنے کے طریقے جانتے ہوں۔ برطانیہ میں طیارہ سازی کی صنعت سے تعلق رکھنے والی فرموں نے اب یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ کہ وہ طیاروں کی برآمد کرتے وقت ساتھ اپنے انجنیئر بھی بھیج دیتے ہیں تاکہ جس ملک میں طیارے جائیں۔ یہی انجنیئر ان کی دیکھ بھال کریں۔ اور گاہکوں کو مشورہ دیں کہ وہ کیسے ان طیاروں سے زیادہ سے زیادہ کام لینے کے باوجود انہیں ٹھیک ٹھاک حالت میں رکھ سکتے ہیں۔

اس طریقے کا دلچسپ پہلو یہ ہے۔ کہ ایک مناسب وقت کے لئے ان انجنیئروں پر گاہک کو کچھ نہیں صرف کرنا پڑتا۔

برطانیہ میں نیا صنعتی شہر!

لندن (ریڈیو سے) ۲۲ جنوری:۔ برطانیہ میں کوئلے کی اہم ترین کانوں کے نزدیک ۳۰ ہزار ایکڑ زمین میں ایک نیا صنعتی شہر آباد ہوگا۔ کانوں کے گرد تقریباً ایک درجن دیہات میں جو اسی ہزار افراد میلے کچیلے ماحول اور گندے گھروں میں رہتے ہیں۔ انہیں اس نئے شہر میں بسایا جائے گا۔ جہاں کا ماحول حسین اور گھر صاف ہوں گے۔ اس شہر کا نام پیٹرلی کے نام پر رکھا گیا ہے۔ جو ایک غانہ بدوش خاندان کا لڑکا تھا۔ کان میں مزدور بنا۔ دنیا بھر میں سفر کیا۔ ڈرہم لوٹا۔ لیبر پارٹی کے رہنماؤں میں شمار ہونے لگا۔ اور اسے یہ اعزاز نصیب ہوا۔ کہ ایک انگریزی کاؤنٹی کونسل کا وہ پہلا صدر تھا۔ جو لیبر پارٹی سے تعلق رکھتا تھا۔

حکومت اسرائیل میں عام انتخابات

لندن ۲۱ جنوری:۔ "اسرائیل عربوں کے خلاف جنگ بند کرنے اور ریاست کو بنانے کی تیاریوں میں مشغول ہے اور آئندہ منگل کے دن عام انتخابات عمل میں لائے جائیں گے۔ کیا اسرائیل پر متوسط خیال لوگوں کا قبضہ ہوگا۔ یا انتہا پسند لوگوں کا قبضہ ہوگا؟ کیا اسرائیل مضبوطی کے ساتھ روس کی طرف مائل ہو جائیں گی؟ انتخابات سے ان سوالوں اور دیگر اہم امور پر روشنی پڑ سکے گی۔

ماہرین اس کے متعلق ابھی سے کوئی اندازہ لگانے میں متذبذب ہیں۔ کیونکہ ۱۲۰ ممبران کی دستور ساز اسمبلی کے امیدواروں کی ۲۱ مختلف فہرستیں موجود ہیں۔ "اسرائیل" کی سب سے اہم پارٹی آج کل لیبر پارٹی ہے۔ موجودہ مشترکہ وزارت کی ۳۷ نشستوں میں سے اس پارٹی کے پاس ۱۵ نشستیں ہیں۔

اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انتہا پسند تحریک کمزور ہو رہی ہے لیکن انتخابات سے اصل واقعات کا اندازہ صحیح طور پر لگایا جا سکے گا۔" (اشاد)

تحریک جدید کے پندرھویں سال کے وعدے اور اُنکی ادائی

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا وعدہ اور ادائیگی

پاکستان کے لئے وعدوں کی آخری میعاد ۱۰ فروری ہے

آج ۱۷ جنوری ۱۹۴۹ء کو آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ربوہ میں بذریعہ کار تشریف فرما ہوئے۔ اس موقعہ پر آپ نے خاکسار کو فرمایا۔ کہ تحریک جدید کے چودھویں سال کا حساب پیش کیا جائے۔ تا میں اپنا وعدہ کروں بعد ملاحظہ حساب آپ نے اپنا اور اپنے خاندان کا وعدہ حسب معمول اضافہ کے ساتھ -/۳۲۲۵ کا رقم فرمایا اور ساتھ ہی اس کے اس رقم کا چیک دیا۔ کہ تا ادائیگی بھی حسب معمول ساتھ ہی ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ:۔

تحریک جدید کے مجاہدین کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ تحریک جدید کے ہر مجاہد کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۱ مارچ تک سو فی صدی ادا ہو جائے۔ کیونکہ ۳۱ مارچ سابقون الاولون کی صف اول میں آنے کی تاریخ ہے اور ہر مخلص مومن کوشش کرتا ہے۔ کہ وہ سب سے پہلے اپنا وعدہ پورا کر تا اس طرح وہ جہاں سلسلہ کو امداد دینے والا ہو۔ وہاں وہ خود بھی خدا کے حضور سے سارا اسال ثواب لیتا رہے۔ اور اس طرح اپنے لئے سابقیت کے حق کو محفوظ کرے۔ پس جو احباب حضور کے وعدے پیش کر چکے ہیں۔ خواہ وہ دفتر اول کے پندرھویں سال کے مجاہد ہوں۔ یا دفتر دوم کے سال پنجم کے۔ وہ ۳۱ مارچ کی تاریخ نوٹ فرما لیں۔

ابھی ایک حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جماعتوں میں سے بھی اور براہ راست وعدے کرنے والے افراد میں سے بھی۔ جن کے وعدے ابھی تک حضور کے پیش نہیں ہوئے۔ ایسے احباب کو واضح رہے کہ ان کا وعدہ جلد سے جلد حضور کے پیش ہونا ضروری ہے اور وعدہ بھی بہرحال گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ہو۔ یہ بھی احباب کو یاد رہے کہ وعدوں کی آخری میعاد ۱۰ فروری ۱۹۴۹ء ہے اور پاکستان سے باہر کی جماعتوں اور افراد کے لئے یہ میعاد ۳۰ اپریل ہوگی۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

برما کے سرکاری ملازموں میں تخفیف!

رنگون ۲۱ جنوری:۔ برما کے تمام وزیروں نے اپنی اپنی تنخواہوں میں ۵۰ فی صدی تخفیف کو منظور کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس فیصلے پر جنوری کے مہینے سے عمل شروع ہو جائیگا اسمبلی کے صدر نے بھی ۵۰ فی صدی تخفیف کو منظور کر لیا ہے اور پارلیمنٹری سیکرٹریوں نے جنوری سے اپنی اپنی تنخواہوں میں ۴۰ فی صدی تخفیف کو منظور کر لیا ہے۔ حکومت نے ایسے وقت میں ملازمین کی مہنگائی الاؤنس میں تخفیف کی ہے کہ جس وقت ضروریات زندگی بہت گراں ہیں اس بات پر برما کے اخبارات میں شدید نکتہ چینی کی جا رہی ہے (استاد)

قبائلی علاقہ میں سونے کی کان

کوئٹہ ۲۱ جنوری:۔ آج کل بلوچستان میں گفتگو و شنید کا یہ دلچسپ موضوع ہے کہ "نگیبی" کی کان سے سونا نکالنے کا بہت اچھا موقع ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ نگیبی کے قبائلی علاقہ میں ایک سونے کی کان موجود ہے۔ جو نصیر آباد سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ سال قبل ایک مقامی قبائلی سردار نے دو انگریز ماہرین ارضیات کو۔ جو اس کان کو تجارتی نیلوں میں استعمال کرنے کے امکانات کی تحقیقات کرنا چاہتے تھے ایسا کرنے سے روک دیا تھا کوئٹہ کے ایک ہفتہ وار اخبار "پاسبان" نے عوام کو کان کی موجودگی کی یاد دلائی ہے اور اسکا کہنا ہے کہ اس کان سے سونا نکالنے کا یہی وقت ہے (اشاد)

پیکنگ میں امن کی افواہ سے قیمتوں میں کمی

پیکنگ ۲۱ جنوری:۔ یہاں امن کی توقعات اس قدر مضبوط ہیں۔ کہ تانبے۔ سونے۔ چاندی اور امریکی کرنسی کی قیمتیں گر گئی ہیں۔ مشن امن کل کمیونسٹ علاقوں سے واپس آ گیا۔ اور جلت کے ساتھ گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔ اور یہ یقین کرنے کی کافی وجوہ موجود ہیں۔ کہ مقامی ٹیکنیکل تفصیلات طے کرنا باقی رہ گئی ہیں۔ متوقع حالات کی اہمیت یہ ہے۔ کہ قوم پرستوں نے کمیونسٹوں کے جو پوسٹر چسپاں کئے تھے۔ انہیں روسی سفارتخانے کی دیواروں اور دوسرے مقامات سے الگ کیا جا رہا ہے۔

اس دوران میں کبھی کبھی کوئی گولہ اب بھی شہر میں آ گرتا ہے۔ اور مضافات میں گولیاں چلنے کی آواز سنائی دے جاتی ہے۔ قوم پرست۔ ابھی تک شہر پناہ کی دیواروں پر دفاعی انتظامات کر رہے ہیں۔

اگرچہ محاصرہ کا یہ ۳۸واں دن ہے۔ لیکن بظاہر حالات معمول کے مطابق ہیں۔ لیکن یہ ہراس پھیلا ہوا ہے کہ کہیں مقامی حکام کے شہر کو کمیونسٹوں کے سپرد پُر امن طور پر کرنے میں تاخیر کی وجہ سے وہ شہر کو جبری طور پر لینے پر تیار نہ ہو جائیں۔ (استاد)

روسی علاقہ کے سیاسی پناہ گزین

برلن ۲۲ جنوری:۔ اعلان کیا گیا ہے کہ اس ماہ کے پہلے عشرہ میں ۱۵۰۰ سیاسی پناہ گزین روسی علاقہ سے مغربی علاقوں میں داخل ہو گئے ہیں (استاد)

اگر اقوام متحدہ ناکام رہی تو ایشیائی بلاک کی تشکیل ناگزیر ہو جائیگی

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ ایشیائی کانفرنس میں شرکت کرنے والے برما کے مندوب اعلیٰ اووین نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ ایشیائی بلاک صرف اسی صورت میں بنایا جائے گا جبکہ اقوام متحدہ کی طاقت ناکام ہو جائے گی۔

انڈونیشیا کے لئے برمی امداد کا تذکرہ کرتے ہوئے اووین نے کہا اگرچہ اس کا اصل دارو مدار ایشیائی کانفرنس کے فیصلوں پر ہے۔ لیکن ہم نے یہ عہد کر لیا ہے کہ ہم آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد میں انڈونیشیا کو پوری پوری امداد دیں گے۔

اووین نے کہا۔ ایشیائی ممالک کے مشترکہ نظریے سے انڈونیشیا کی آزادی کی جدوجہد میں یقیناً بہت امداد ملے گی۔ اگرچہ عملی طور پر چاہے ہمارے پاس اپنی مرضی پر عمل کرانے کے لئے مکمل سامان موجود نہ ہو۔ لیکن اس کا اخلاقی اثر ضرور ہوگا۔ اور اس اخلاقی اثر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

انہوں نے کہا۔ ایشیائی ملکوں کی بیداری سے اس بات کا کافی حد تک علم ہو سکتا ہے کہ وہ ایشیاء میں نوآبادیات کی پالیسی عملی نہیں ہونے دیں گے اور نہ ہی نوآبادیات کو ایشیا میں برداشت کریں گے۔

اقوام متحدہ کے چارٹر میں جو تصورات ہیں ان کا ایشیائی ممالک سے کافی حد تک تعلق ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اگر نوآبادیات رکھنے والی طاقتیں چارٹر کے اصولوں پر چلیں تو مستقل اور دیرپا امن کی توقع کی جا سکتی ہے۔ (اسٹار)

جنگ کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا (مسٹر اٹیلی)

لنڈن ۲۲ جنوری بدھ کے روز وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے ایک نشریہ میں کہا کہ برطانیہ قیام امن کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے گا۔ لیکن ایک اور جنگ کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

برطانیہ کو دولت مشترکہ اور اپنے دوستوں سے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ اس وقت بھرتی کرنے کی رفتار جنگ سے پیشتر کے مقابلہ میں تیز ہے۔ (اسٹار)

شام کو براڈ کاسٹنگ کانفرنس میں شرکت کی دعوت

دمشق ۲۲ جنوری۔ فرانس میں ناکس کے مقام پر منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں شرکت کی حکومت شام کو دعوت دی گئی ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد نشرگاہوں کے متعلق ایک بین الاقوامی معاہدہ کرنا ہے۔

یہ کانفرنس ۱۹ فروری کو منعقد ہوگی۔ ۱۲ اپریل کو میلان میں جو بین الاقوامی میلہ منعقد ہو رہا ہے۔ شام کو اس میں بھی شریک ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ (اسٹار)

دنیا میں پٹرول کی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے

لندن ۲۲ جنوری:۔ "شپنگ ورلڈ" نامی جریدہ کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ دنیا میں پٹرول کی مانگ میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے آئندہ چار سال میں ۴۲½ ارب روپیہ کا نیا سرمایہ لگانے کی ضرورت پیش آئے گی۔

مشرق وسطیٰ کی بعض کمپنیاں مشرقی بحیرۂ روم کی بندرگاہوں تک بڑے بڑے پٹرول کے نل لگانے پر غور کر رہی ہیں۔ ان نلوں کے لگ جانے کے بعد ۲۰ لاکھ بیرل پٹرول روزانہ منتقل کرنا ممکن ہو جائے گا۔ اور انتقال کے موجودہ راستوں کی نسبت تین ہزار میل کی مسافت کم ہو جائیگی۔ اس قسم کے خام پٹرول کو صاف کرنے کے لئے یورپ میں پٹرول کے نئے کارخانے قائم کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔ برطانوی امریکی پٹرول کمپنی نے پٹرول صاف کرنے کا ایک کارخانہ ساؤتھ ہیمپٹن میں قائم کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور دوسری کمپنیاں بھی نئے کارخانے قائم کر رہی ہیں۔ یا موجودہ کارخانوں کی توسیع کر رہی ہیں۔ نامہ نگار مذکور کا اندازہ ہے۔ کہ ۱۹۵۱ء تک پٹرول کے لئے عالمگیر مانگ ۴ ارب بیرل سے کچھ ہی کم ہوگی۔ (اسٹار)

بیروت ۲۲ جنوری:۔ لبنانی وزارت خارجہ نے دوسری عرب حکومتوں کی اس معاہدہ پر رائے طلب کی ہے۔ جس پر ٹرینڈ کانفرنس میں شرکت کرنے والی حکومتوں نے دستخط کئے تھے۔ (اسٹار)

پاکستان اور ہندوستان میں برطانوی مشینوں کی درآمد

لنڈن ۲۲ جنوری۔ کل بورڈ آف ٹریڈ نے مشینوں کے متعلق جو تعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۴۸ء میں برطانیہ سے جو مشینیں پاکستان اور ہندوستان روانہ کی گئی ہیں ان کی قیمتوں میں ۱۹۴۷ء کے اعداد و شمار کی نسبت ۶۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے۔ پارچہ بافی کی ۱۹۴۸ء کی برآمد شدہ مشینوں کی قیمت ۹۱۹۳۳۰۲ پونڈ ہے اور اس کے مقابلے میں ۱۹۴۷ء میں ۷۲۰۵۴۱۸ پونڈ کی مالیت کی مشینیں روانہ کی گئی تھیں۔

برطانیہ سے ۱۹۴۸ء میں جو سامان روانہ کیا گیا ہے ان کی قیمتیں مندرجہ ذیل ہیں ۱۹۴۷ء کے سامان کی قیمت بریکٹ میں درج کی گئی ہے۔

لوہے اور فولاد کی بنی ہوئی اشیاء ۵۱۷۶۰۳۵ (۵۱۵۶۷۲۶ پونڈ) دیگر دھاتوں کی بنی ہوئی اشیاء ۴۴۰۴۴۴۴ پونڈ (۴۵۴۵۳۷۶۱ پونڈ) بجلی کا سامان ۷۴۹۴۶۳۲۲ پونڈ (۶۷۳۳۸۴۳ پونڈ) مشینیں جن میں پارچہ بافی کی مشینیں بھی شامل ہیں ۳۶۰۸۶۲۲۴ پونڈ (۲۹۹۵۷۱۸۳ پونڈ) اونی کپڑا ۱۵۴۹۰۳۴ پونڈ (۲۹۹۹۵۲۴ پونڈ) کیمیاوی اجزا اور ادویات ۱۰۵۹۹۶۸۳ پونڈ (۹۹۱۵۹۳۹ پونڈ) موٹر گاڑیاں ۶۲۲۶۷۴۱ پونڈ (۳۱۷۵۲۳۰ پونڈ) مختلف مصنوعات ۱۰۸۱۷۳۳۴۷ پونڈ (۴۶۰۱۰۹۹ پونڈ)

برطانیہ نے جو دونوں مستعمرات سے چمڑے اور دیگر جڑی بوٹیاں ۱۹۴۸ء میں درآمد کی ہیں۔ ان کی قیمت ۲۰۰۶ ۴۳ ۳۸ پونڈ ہے۔ اس کے مقابلہ میں ۱۹۴۷ء کی قیمت ۳۰ ۷۷ ۹۴ ۲۹ پونڈ تھی۔ اور کپڑے کی درآمد کی قیمت ۱۹۴۸ء میں ۲۹۰۰۰۰۰۰ پونڈ تھی۔ اس کے مقابلے میں ۱۹۴۷ء کی درآمد کی قیمت ۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ تھی۔ (اسٹار)

اشتراکیوں کی غیر قانونی درآمد کو روکنے کی کوشش

ٹوکیو ۲۲ جنوری کوریا اور سائبیریا سے غیر قانونی طور پر اشتراکیوں کی درآمد کو روکنے کے لئے جاپان کی حکومت نے ۱۵ گشتی جہاز بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان جہازوں کی راہبری کے لئے ایک ہزار ٹن کا ایک تباہ کن جہاز بھی تیار کیا جائے گا۔

اس وقت جو ساحل پر گشت کرنے والے جہاز ہیں ان پر روسیوں نے کافی شدت کے ساتھ اور آسٹریلیا نے کسی حد تک نکتہ چینی کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ جہاز جاپان کی نئی بحری فوج ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس اضافے کے متعلق روسی مشن احتجاج کریگا۔ (اسٹار)

مغربی جاوا میں ولندیزیوں کے مظالم

نئی دہلی ۲۲ جنوری:۔ کل انڈونیشیا کے محکمہ اطلاعات نے جو بیان شائع کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے "مغربی جاوا سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ولندیزی نہ صرف سرکاری ملازمین کو قتل کر رہے ہیں۔ بلکہ عورتوں اور بچوں کو بھی موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔

بیان میں مزید بتایا گیا ہے۔ "مغربی سماٹرا میں ۲۸ مرد اور عورتیں ماری گئی ہیں۔ جمہوری گوریلا دستوں نے بانیو پر اور رگودت کے ہوائی مستقر پر حملہ کیا انہوں نے سیلاتی کے چار ٹرک اور ایک پٹرول کے ذخیرے کو تباہ کر دیا۔ نیز آٹھ ولندیزی سپاہیوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ جمہوری دستوں کے ہاتھوں پسپا ہونے کے بعد ولندیزی فوجوں نے مغربی سماٹرا میں پالوپوہ کے نزدیک ایک گاؤں کو لوٹ لیا۔

"پادانگ میں لڑائی ابھی تک جاری ہے۔ سلوک کے مقام پر ولندیزیوں نے ۹ بچوں کو قتل کر دیا۔ اور موسا لودی کے مقام پر ۳۶ مردوں اور عورتوں کو ایک صف میں کھڑا کر کے گولی سے اڑا دیا گیا۔ جھیک کی لڑائی میں ۵۴ ولندیزی سپاہی مارے گئے۔ جنوبی سماٹرا میں ضروری اشیاء کو تباہ کرنے کی پالیسی مکمل ہو گئی ہے" (اسٹار)

دمشق ۲۲ جنوری:۔ شام کی وزارت صحت وبائی امراض کے استیصال کے سلسلے میں باہمی تعاون کے لئے لبنان کے ساتھ ایک معاہدہ کے مسودہ پر غور کر رہی ہے (۔)

پلیننگ کمیشن کا افتتاح از صفحہ اول

کوشش اس سے پہلے کبھی نہیں کی گئی۔

یہ کمیشن مرکزی پلیننگ کمیشن کے زیر غور مسائل بجلی اور بڑی مشینری وغیرہ کے متعلق بھی فائدہ بخش رپورٹ تیار کریگا۔ جو مرکزی کمیشن کے لئے بڑی فائدہ مند ثابت ہوگی۔

اس کمیشن کے سپرد سب سے اہم کام یہ ہے کہ وہ تجویز کردہ پلان کے لئے سرمایہ بہم کرنے کے ذرائع پر بھی غور کرے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ سارے اخراجات موجودہ آمد سے پورے نہ ہو سکیں گے۔ لہٰذا پرائیویٹ سرمائے کو کام میں لانے۔ فنڈز فراہم کرنے اور مالی امور کے دیگر تمام پہلوؤں پر غور کرنا سب سے ضروری مسئلہ ہوگا۔ آخر میں آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ اگر حکومت اور عوام اسباب کا تہیہ کر لیں کہ ہمیں اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہے تو ہم ان عقدوں کو خوش اسلوبی سے سلجھانے میں کامیاب ہو جائینگے

کمیشن کے سرکاری ممبر مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) پلیننگ ایڈوائزر (۲) مسٹر احمد دین اظہر فنانس سیکرٹری (۳) خان بہادر شیخ عبد الحمید چیف انجنیئر (۴) مسٹر ای۔ اے ہاشمی ڈی۔ پی۔ آئی (۵) ملک سلطان علی نون ڈائرکٹر زراعت (۶) کرنل ایس۔ ایم کے ملک انسپکٹر جنرل شفا خانہ جات (۷) میاں اللہ بخش چیف کنزرویٹر جنگلات (۸) خانبہادر ڈاکٹر محمد یعقوب ڈائرکٹر صحت عامہ ۹۔ مسٹر ایس۔ ایم حسن چیف انجنیئر بجلی ۱۰۔ ڈاکٹر ایس۔ ایم شاہ ڈاکٹر (ویٹرنری) اور سید محمود حسین رجسٹرار امداد باہمی ۱۲۔ راجہ حسن اختر ڈائرکٹر پنچایت ۱۳۔ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز

کمیشن کے غیر سرکاری ممبروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ عزت مآب شیخ فیض محمد اسپیکر ۲۔ ملک فیروز خان نون ۳۔ میاں محمد ممتاز دولتانہ ۴۔ ڈاکٹر عمر حیات ملک ۵۔ سر ولیم رابرٹ ۶۔ شیخ صادق حسن ۷۔ سید امجد علی شاہ ۸۔ میاں امیر الدین (کیمیکل انڈسٹریز) ۹۔ بیگم جہاں آراء شاہنواز ۱۰۔ ڈاکٹر رفیع محمد چودھری (گورنمنٹ کالج) (۱۱) مسٹر نصیر احمد شیخ (ٹیکسٹائل ملز) ۱۲۔ مسٹر ایس۔ ایم۔ الٰہی صدر میونسپلٹی لاہور ۱۳۔ مسٹر سی۔ ایم لطیف (بٹالہ انجنیئرنگ) ۱۴۔ ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ اختر ۱۵۔ مسٹر محمد حسین پرنسپل تابلی کالج ۱۶۔ ڈاکٹر رحمٰن انگریکلچرل کالج لائلپور۔ (۱۷) مسٹر احمد نذیر (لائیڈ بنک) ۱۸۔ دیوان بہادر ایس۔ پی سنگھا ۱۹۔ مولوی غلام محی الدین قصوری۔ ۲۰۔ خان بہادر میاں اقبال حسین ۲۱۔ مولوی بہاؤ الحق جودھامل بلڈنگ لاہور۔

(نامہ نگار خصوصی)

ویٹنام اپنی آزادی کی جدوجہد کو جاری رکھیگا

نئی دہلی ۲۲ر جنوری۔ برما میں ویٹنام کے نمائندے آجکل دہلی آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ ویٹنام کے باشندے اپنے ملک کو بیرونی طاقت سے آزاد کرنے کی جدوجہد کو جاری رکھیں گے

آپ نے کہا "انڈوچایناز (ہند چینی) کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے فرانسیسیوں نے آجکل انام کے سابق بادشاہ باؤڈائی کو آلہ کار بنا رکھا ہے ان کا خیال ہے کہ وہ اپنے اشاروں پر ناچنے والوں کی حکومت بنا کر ہماری قوم پرست جماعات میں تفرقہ ڈالنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن کوئی شخص ہمیں اپنے ملک کی آزادی کے عزم میں متزلزل نہیں کر سکتا۔ (اسٹار)

مستقبل میں ہونیوالی جنگ کیلئے تیاری

نانکنگ ۲۲ر جنوری ایک چینی فوجی ترجمان نے کل یہاں اعلان کیا کہ اگرچہ چین کی حکومت امن قائم کرنے کی خاطر مذاکرات کے لئے تیار ہے لیکن مستقبل کی جنگی کارروائی کی مساعی میں کسی قسم کی تخفیف نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ٹینٹسن کے فوجی دستوں کے ہتھیار ڈالنے سے قبل اس علاقے میں اشتراکیوں کو ۶۵ ہزار نفوس کا نقصان پہنچایا گیا تھا (ایسو سی ایٹڈ پریس)

برطانیہ عربوں کا بہترین دوست ہے

قاہرہ ۲۱ر جنوری۔ ایک بیان میں مصر کے وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ "مصر کا بہترین مفاد اسی میں ہے کہ وہ برطانیہ کا اتحادی رہے بشرطیکہ یہ اتحاد یکساں بنیادوں اور برابری کے اصول پر ہو۔ اور برطانیہ مصر کے قومی احساسات کا احترام کرے۔ کہ الگ رہنے کی پالیسی مصر کے لئے ناقابل عمل ہے۔ خصوصاً موجودہ انتشار پذیر عالمگیر صورت حال میں۔ جبکہ بڑی بڑی طاقتیں بھی دوسروں کے ساتھ اتحاد کی متلاشی ہیں۔ وہ سوڈان کے سوال پر مصر اور برطانیہ کے درمیان مفاہمت کو اتنا دشوار نہیں سمجھتے جتنا کہ بعض سیاستدانوں کا خیال ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مصر میں برطانوی سفیر ایک ممتاز سیاستدان ہے وہ پرجوش اور دوستانہ مزاج رکھتا ہے میں اسکے طرز عمل اور مفاہمت کے لئے اسکی آمادگی کی تعریف کرتا ہوں۔ (اسٹار)

چین میں مسلم جنرل کو بڑھانے کی کوشش

لندن ۲۱ر جنوری۔ ایشیائی کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے ہوئے مسلمان ممالک کے نمائندوں کے ساتھ چینی حکومت کا ترجمان مسلمان جنرل پائی چنگ ذی کے متعلق ان میں دلچسپی پیدا کرانے کی کوشش کریگا۔ جنرل موصوف اس وقت ہانگ کانگ میں ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پائی چنگ ذی کا ارادہ یہ ہے کہ اپنے صوبہ کے گرد و پیش جنوبی چین میں مسلمان طاقتوں کی کمیونسٹوں کی مخالف ایک مخلوط حکومت قائم کر دی جائے۔ پائی چنگ ذی کے پاس کثیر توپخانہ اور بھاری سامان بکثرت ہے۔ اور غالباً وہ چین کے فوجی لیڈروں میں سے ایک آدمی ہے۔ جو مسلمانوں کی مخلوط حکومت قائم کرا سکتا ہے۔

اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی خیال ہے کہ دہلی میں چینی حکومت کے ترجمان کو نازک صورت حال میں سے گزرنا پڑے گا۔ کیونکہ یہ بات معلوم نہیں ہے کہ پائی چنگ ذی کس حد تک جنرلسمو چیانگ کائی شیک سے متفق ہے۔ خود چیانگ کائی شیک کے ارادوں کے متعلق بڑی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔

پائی چنگ ذی چینی مسلمانوں کا لیڈر ہے اور اس نے ۱۹۳۰ء میں چینی اسلامی قومی نجات کی فیڈریشن کو منظم کیا تھا۔ اس تحریک میں اب بھی اسے بہت دلچسپی ہے۔ وہ نائب صدر لی زنگ اون کا*

* یہ اتنا انقلابی ساتھی ہے۔ جو خود اسی صوبہ کوانگسی کا باشندہ ہے۔

دولت مشترکہ کے وزراء خارجہ کی میٹنگ

عنقریب اعلان کئے جانیکی توقع

لندن ۲۲ر جنوری۔ وائٹ ہال کا کہنا ہے کہ دولت مشترکہ کے وزراء خارجہ کی لنکا میں ہونے والی کانفرنس کے متعلق مستقبل قریب میں ایک اعلان شائع کیا جائے گا۔

اسٹار کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دولت مشترکہ کے ممالک کے درمیان سوائے تاریخ کے مقرر کئے جانے کے باقی تمام امور پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ تاریخ کے متعلق ابھی تک صلاح مشورہ جاری ہے۔

برطانوی اخبارات نے اس میٹنگ کے متعلق کسی قسم کی خبر دینے میں بہت احتیاط سے کام لیا ہے اخبارات کا یہ خیال ہے کہ یہ کانفرنس موسم گرما میں ہوگی لیکن اب یہ کہا جاتا ہے کہ مشرق بعید برما، انڈونیشیا اور فلسطین کے واقعات نے اس کانفرنس کے انعقاد کو غیر متوقع طور پر قریب تر کر دیا ہے۔

پہلے یہ امید کی جاتی تھی کہ کانفرنس کے متعلق اس ہفتے اعلان کر دیا جائے گا۔ لیکن اب ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اس کے متعلق اعلان آئندہ ہفتے کیا جائے گا۔ (اسٹار)

تین روسی ماہرین اسرائیل میں نہایت اہم خدمات انجام دے رہے ہیں

یہودیوں کی ہوائی فوج میں امریکی جہازوں کے اسکواڈرن بھی شامل ہیں

پیرس ۲۲ر جنوری کل رات پیرس میں یہودی ہوائی فوج کے ایک سابق جہازران نے جو انکشافات کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ اسرائیلی علاقے میں کم از کم ۳۰۰ روسی "ماہرین اور مبصرین" کا کام کر رہے ہیں

اسرائیل کی فوجی طاقت کے اضافے کے متعلق ہوا باز نے کہا کہ بعض یونٹوں میں روسی رضاکار یہودیوں کے دوش بدوش لڑ رہے ہیں

اس کے علاوہ اسرائیل کی ہوائی فوج کے لئے روس نے کئی ایک اپنے لڑاکا طیارے بھی روانہ کئے ہیں۔ اسرائیل کی ہوائی فوج میں تین امریکی فلائنگ فورٹرس اور ماسکیٹو، آگ برسانے والے طیارے اور سکائی ماسٹر طیاروں کے اسکواڈرن بھی شامل ہیں۔ ہوا باز نے کہا "اسرائیل کی فوجی طاقت کو بڑھانے کا کام ایک جماعت کے سپرد ہے اور اس کا نام اسرائیل ایئر ٹرانسپورٹ کمانڈ ہے اس کا کنٹرول ایک مشہور امریکی ہوا باز کے ہاتھ میں ہے یہ امریکی ہوا باز پہلے جنرل ائیر کمانڈنٹ تھا"

بیان کو جاری رکھتے ہوئے ہوا باز نے کہا "یہ جماعت دوسرے مقامات کے علاوہ چیکوسلواکیہ زہتک کے مقام پر، یوگوسلاویہ میں گروسیو کے مقام پر اور روس میں اوڈیسا کے مقام پر کام کرتی ہے۔

"آج کل اس کمانڈ میں اہم جہاز ہیں یہ جہاز اسرائیل کے یورپ میں مقیم ہوائی افسر اعلیٰ نے زیادہ تر فرانس کے فالتو جنگی سامان میں سے خرید کر مہیا کئے ہیں۔ امریکہ سے بھی جہاز خرید لے گئے ہیں روم سے کچھ فاصلے پر ایک ہوائی تربیت کا مدرسہ ایک امریکی کرنل کی نگرانی میں کام کر رہا ہے اس اسکول سے جہاز رانوں کو مزید تربیت حاصل کرنے کے لئے پیراگ روانہ کیا جاتا ہے۔ جہاں وہ لڑاکا ہوائی جہازوں کی تربیت حاصل کرتے ہیں روس میں جٹ ہوائی جہازوں کی تربیت دی جاتی ہے۔ یا ان جہاز رانوں کو بمبار طیاروں یا نقل و حمل کے طیاروں کی تربیت کے لئے رحبوٹ ڈوڈ کے ہوائی اڈے پر بھیج دیا جاتا ہے۔" (اسٹار)